اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم چہارشنبہ (بدھ)

فی پرچہ ۱ /

۲۱ شوال ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۱۷ اگست ۱۹۴۹ء | ۱۷ ظہور ۱۳۲۸ ہش | نمبر ۱۸۷

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۱۱ اگست سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے طبیعت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا درد کو آرام ہے۔ الحمد للہ

کوئٹہ سے قریباً گیارہ میل کے فاصلہ پر ایک جگہ اڑک ہے۔ جہاں کوئٹہ کا واٹر ورکس ہے۔ حضور معہ اہل بیت و بچگان وہاں تشریف لے گئے۔ کاروں اور لاریوں کا انتظام ڈاکٹر غفور الحق خانصاحب اور ملک کرم الٰہی صاحب پلیڈر نے کیا۔ دوپہر کا کھانا اور عصرانہ کا انتظام بھی ان کی طرف سے ہی تھا۔ واپسی پر حضور ہنّا ایک پر تشریف لے گئے جو راستہ میں دو میل ہٹ کر اور کوئٹہ سے پانچ چھ میل کے فاصلہ پر ہے (پرائیویٹ سیکرٹری)

۱۲ اگست سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے طبیعت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔ کہ درد کو آرام ہے الحمد للہ

حضرت اماں جان اور افراد خاندان نبوت بھی خیریت سے ہیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

۱۶ اگست:۔ حضور کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (پرائیویٹ سیکرٹری)

پاکستان اور برطانیہ کے درمیان اسٹرلنگ کی ادائیگی کا سمجھوتہ شائع ہو گیا

اس سال پاکستان کو ایک کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ کی رقم ملے گی

کراچی ۱۶ اگست:۔ پاکستان اور برطانیہ کے درمیان اسٹرلنگ کی ادائیگی کے متعلق حال ہی میں جو سمجھوتہ ہوا تھا۔ آج لندن میں اس کا متن شائع کر دیا گیا۔ اس سمجھوتہ کی رو سے اگلے سال جون کے آخر تک پاکستان کو ایک کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ کی رقم مل سکیگی۔ اس کے علاوہ ۵۰ لاکھ پونڈ پاکستان کو اور ادا کئے جائینگے تاکہ مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلے میں بعض خاص اخراجات کئے جاسکیں۔ علاوہ ازیں بیرونی ملکوں سے اناج خریدنے کے لئے اسٹرلنگ کی زائد رقم حاصل کرنے کا حق بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ اگر اس رقم میں سے کچھ رقم ۳۰ جون ۱۹۵۰ء تک ادا ہونے سے بچ رہے گی۔ تو اسے آئندہ سال ادا ہونے والی رقم میں شامل کیا جائے گا۔ سمجھوتہ ختم ہونے سے پہلے مزید بات چیت کی جاسکیگی۔

جشنِ استقلال پر مبارکباد کے پیغامات

کراچی ۱۶ اگست۔ پاکستان کے گورنر جنرل ہز ایکسی لینسی خواجہ ناظم الدین کو پاکستان کے جشن استقلال کے موقع پر بیرونی ممالک کی طرف سے مبارکباد کے متعدد پیغامات موصول ہوئے تھے۔ ان میں مصر کے شاہ فاروق۔ سعودی عرب کے شاہ ابن سعود۔ جمہوریہ ترکی کے صدر عصمت انونو۔ ظاہر شاہ والیٔ افغانستان۔ لبنان کے صدر۔ عراق کے نائب السلطنت فرانس کے صدر اسپین کے جنرل فرانکو اور پرتگال کے گورنر جنرل کے پیغامات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

غازی کشمیر کا خطاب

مظفر آباد ۱۶ اگست۔ حکومت آزاد کشمیر نے تین قبائلی سرداروں کو "غازی کشمیر" کا خطاب دیا ہے۔ ان میں درہ خیبر کے بابر خان شنواری اور مہمند قبیلے کے ملک عبدالحنان اور ملک عبدالباقی شامل ہیں۔

لاہور کے ضلع میں ۵۸ ہزار رضاکار فوجی تربیت حاصل کر چکے ہیں

لاہور ۱۶ اگست ہز ایکسی لینسی سردار عبدالرب نشتر گورنر مغربی پنجاب نے پیر کے روز منٹو پارک میں قومی رضاکاروں اور بوائے سکاؤٹوں کے اجتماع کا بنفس نفیس معائنہ فرمایا۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور نے تقریر کرتے ہوئے کہا یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آج کل کوئی ملک اپنے دفاع کی ذمہ داری محض اپنی فوج پر نہیں چھوڑ سکتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر شہری ہر بالغ مرد و عورت اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرے اور آڑے وقت پر اپنی خدمات ملک کے لئے پیش کرے تقسیم ہند کے حادثات نے ہم میں سے ہر ایک کو خواب غفلت سے جگا دیا ایسے وقت میں قومی رضاکار تحریک کی تشکیل کا مدعا یہ تھا کہ عوام کے قدرتی جذبہ عمل کو بروئے کار لا کر اندرونی دفاع اور قیام امن کو فروغ دیا جائے۔ چنانچہ نومبر ۱۹۴۷ء میں ہی ضلع لاہور میں قومی رضاکار تحریک کی بنا پڑی۔ اس وقت اس ضلع میں ۵۸۵۶۹ رضاکار موجود ہیں جو منظم کئے جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی ایک ہزار رضاکار خواتین بھی منظم ہو چکی ہیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا جہاں تک میرے ضلع کا تعلق ہے میں جناب والا کو یقین دلاتا ہوں کہ یہاں کا ہر ایک شہری سول ڈیفنس کے ہر ایک شعبہ میں اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے بے چین ہے۔ ہمارے قومی رضاکار جو سچے معنوں میں مجاہد ہیں آخری قطرۂ خون لاہور مغربی پنجاب اور پاکستان کے لئے قربان کرنے کو ہر وقت تیار ہیں۔ (اسٹاف رپورٹر)

عارضی صلح کے متعلق گفت و شنید ۲۲ اگست تک ملتوی کر دی گئی

کراچی ۱۶ اگست حکومت پاکستان نے اتحادی قوموں کے کشمیر کمشن کی یہ درخواست منظور کر لی ہے کہ عارضی صلح کے بارے میں پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کے درمیان گفت و شنید کل کی بجائے اس مہینے کی ۲۲ تاریخ کو شروع ہو۔ کمیشن کا ایک نمائندہ حال ہی میں ایک مراسلہ لے کر سرینگر سے کراچی پہنچا تھا۔ جس میں اس تبدیلی کی درخواست کی گئی تھی۔ نمائندہ مذکور حکومت پاکستان کا جواب لے کر بذریعہ ہوائی جہاز آج واپس سرینگر جا رہا ہے۔

پاکستان کو خراج تحسین

نیویارک ۱۶ اگست "نیویارک ٹائمز" نے پاکستان ہندوستان برما اور سیلون کو آزادی کی دوسری سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بالخصوص پاکستان کی حکومت نے تقسیم ملک کے بعد رونما ہونے والے مسائل کو جس طریق پر سلجھایا ہے وہ واقعی قابل تعریف ہے۔ یہ اتنا بڑا کام تھا کہ پرانی حکومتوں کیلئے بھی اسکو باحسن وجوہ سرانجام دینا آسان نہ تھا۔

لندن سے غلام مرتضیٰ صاحب کی تشریف آوری

مکرم جناب غلام مرتضیٰ صاحب واقف زندگی لندن سے کراچی اور کوئٹہ ہوتے ہوئے ۱۳ اگست کی شام کو لاہور تشریف لے آئے۔ جماعت احمدیہ لاہور کے بہت سے احباب نے اسٹیشن پر آپ کا استقبال کیا۔

لوکل باڈیز میں نامزدگی کا طریق منسوخ قرار دے دیا گیا

لاہور ۱۶ اگست۔ گورنر مغربی پنجاب نے لوکل باڈیز میں حکومت کی طرف سے ارکان نامزد کرنے کے طریق کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے پر عملدرآمد کی خاطر "لوکل گورنمنٹ قوانین" میں ترمیم کرنے کیلئے مناسب اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ یہ فیصلہ میونسپل کارپوریشن لاہور صوبے کے ڈسٹرکٹ بورڈوں۔ میونسپلٹیوں اور ٹاؤن کمیٹیوں پر اثر انداز ہوگا۔ آئندہ انتخابات کے ذریعہ ہی تمام ممبران کی تقرری عمل میں آیا کرے گی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس۔ موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

ماحول کی اہمیت

(از مکرم نصیر احمد خاں صاحب ایم۔ ایس سی فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ماڈل ٹاؤن لاہور)

ہر چیز کے لئے ایک خاص ماحول کی ضرورت ہے جس کے بغیر اس چیز کا وجود ممکن نہیں۔ زندگی کے قیام اور بقا کا راز بھی صحیح ماحول میں مضمر ہے۔ زمین کے علاوہ دوسرے ستاروں پر زندگی کا وجود اسی لئے غیر ممکن سمجھا گیا ہے۔ کیونکہ زمین کے برعکس وہاں ماحول زندگی کے لئے سازگار نہیں۔ یہی قانون ہمیں دنیا اور دین کے ہر نظام اور ہر شعبے میں کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

ہر انقلاب کے لئے خواہ وہ جسمانی ہو یا روحانی ایک ماحول درکار ہوتا ہے۔ جس کے بغیر اس انقلاب کا پیدا کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ تاریخ عالم پر نظر دوڑائیں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ مذہبی یا سماجی یا اقتصادی جتنی بھی تحریکیں اٹھیں۔ ان کے وجود اور قیام و بقا کا باعث صرف ماحول تھا۔ دنیوی تحریکوں میں سے مثال کے طور پر اگر انقلاب فرانس کو لیں۔ تو دکھائی دیگا۔ کہ انقلاب سے پہلے کے حالات یعنی غرباء کی ناگفتہ بہ حالت شاہی جور و استبداد۔ فرانس کے طبقۂ امراء کی تعیش پسندی۔ کسان و مزدور کی بربادی اور تاج و تخت کی بے اعتنائی نے روسو وغیرہ فلسفیوں کے افکار کی گرمی۔ امریکی جنگِ آزادی کے تاثرات اور برطانوی مفکرین کے خیالات کے ساتھ مل کر ایک ایسا ماحول پیدا کر دیا تھا۔ جو انقلاب کے لئے نہایت سازگار ثابت ہوا۔

ہر قسم کے انقلاب کے لئے مناسب ماحول کی اہمیت کو رہنمایانِ روس نے خوب سمجھا ہے۔ اور اس نکتہ سے خوب فائدہ اٹھایا ہے۔ چنانچہ آج کل جہاں بھی وہ اپنا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ وہاں کے حالات بگاڑ کر اور عوام میں بے چینی اور بد اعتمادی پیدا کر کے ایک ایسا موزوں ماحول پیدا کر لیتے ہیں۔ جس میں کمیونزم کے جراثیم بآسانی نشو و نما پا سکیں۔ غرضیکہ تحریک تعمیری ہو یا تخریبی ماحول سے آزاد ہو کر ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتی۔

اگر ہم مذہبی یا روحانی نظام پر غور کریں۔ تو معلوم ہوگا کہ نبی کا سب سے بڑا کام یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ نیکی اور تقوی اللہ کے قیام کے لئے ایک خاص ماحول پیدا کر جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے لوگوں کے لئے نیکی کرنا اور خدا سے تعلق قائم کرنا نسبتاً آسان ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ فرمایا۔ کہ میں ایک نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ تو اس سے مراد بھی نیکی اور پاکیزگی کا وہ ماحول تھا۔ جو حضور علیہ السلام نے بفضلِ خدا قائم کر کے دکھا دیا۔ اور اپنی جماعت میں قربانی و ایثار میں سبقت لے جانے کی وہ روح پھونک دی۔ کہ جسے دیکھ کر تمام دنیا حیران ہے اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ دوسری دنیا اَن دیکھے خدا کے لئے جس قربانی کو بڑا خیال کر کے بمشکل ادا کرتی ہے۔ اس سے بہت بڑی قربانیاں آپ کے پیروکار اس نیک ماحول کے طفیل نہایت آسانی اور خندہ پیشانی سے ادا کر رہے ہیں۔ خدا کی راہ میں شہادت کی وہ عظیم الشان قربانی جس کا نظارہ دنیا نے تیرہ سو سال پہلے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے عہد مبارک میں دیکھا۔ حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف شہید رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ دنیا کو اس نظارے سے روشناس کرایا۔ اور غیروں کو یہ دکھا دیا۔ کہ حق کی راہ میں اپنی جان دینے والے اب بھی موجود ہیں۔ اور اپنوں کو بھی سمجھا دیا۔ کہ ؎

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خون سینچے بغیر نہ پنپیں گے

اسی لئے خدا تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ واذا الجنۃ ازلفت۔ یعنی اس وقت جنت کا حاصل کرنا لوگوں کے لئے آسان کر دیا جائیگا۔ شہادت کی قربانی کا جو نمونہ اور ماحول حضرت عبد اللطیف شہید رضی اللہ عنہ نے افغانستان میں پیدا کر دیا تھا۔ اسی کا نتیجہ تھا۔ کہ بعض اور مومنین کو بھی خدا تعالے نے یہ جام پینے کی سعادت بخشی۔ اور خدا تعالے کے قرب کے لئے دوسرے جو دشت اور جنگل ہزاروں سالوں میں طے کر سکتے ہیں۔ وہ ان خوش بختوں نے آن کی آن میں پار کر لئے۔

قرآن کریم نے بھی اپنی تعلیمات میں ماحول کی اس اہمیت اور عظیم الشان اثر کو بہت مدنظر رکھا ہے۔ چنانچہ نیکوں کی صحبت کی تلقین۔ کبھی کبھار علی الاعلان صدقہ و خیرات کرنے کا ارشاد۔ نمازِ باجماعت، عیدین و حج وغیرہ کا قیام۔ نیکی کی تحریک کرنے والے کو برابر کے ثواب کا مستحق قرار دینا۔ مرد و عورت کے بیجا اختلاط کو ممنوع قرار دے کر بدی کے مواقع کو کم کرنا وغیرہ وغیرہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ اسلام کے سارے نظام میں ایک صحیح ماحول کے پیدا کرنے کی طرف خاص توجہ دی گئی ہے۔

ہزاروں باتیں ایسی ہیں۔ جو ہم محض ماحول کے اثر اور دباؤ کے ماتحت انجام دیتے ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ بہت کم کام ایسے ہیں۔ جو ہم ماحول کے اثر سے آزاد ہو کر کرتے ہیں۔ پنجابی و بنگالی دھوتی باندھتے ہیں۔ یو۔ پی والے پاجامہ پہنتے ہیں۔ عرب سر پر پٹکا باندھتے ہیں۔ انگریز پتلون پہنتے ہیں۔ یہ سب ماحول کا نتیجہ ہیں۔ ممکن ہے۔ کوئی کہے۔ کہ لباس کا فرق تو آب و ہوا اور کام کاج کی نوعیت سے مناسبت کی بنا پر ہوتا ہے۔ تو واضح ہو۔ کہ آب و ہوا اور کام کاج بھی ماحول کا ہی حصہ ہیں۔ پس ثابت ہوا۔ کہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے لیکر عظیم الشان اخلاق اور عادات تمام ماحول کے مرہونِ منت ہیں۔ اور کہ کسی چیز کا حصول اس کے مناسب ماحول کے قیام کے بغیر ممکن نہیں۔

یہی وجہ ہے۔ کہ الٰہی سلسلوں کے لئے ہمیشہ ایک مرکز کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ مرکز کے بغیر اس صحیح اور پاکیزہ ماحول کا قیام ممکن نہیں ہوتا۔ جس کی زندگی بخش فضاء میں رہ کر سلسلہ کے افراد اپنی تربیت اور دوسروں کی تبلیغ کا سامان فراہم کرتے ہیں۔

ملک کی تقسیم کے بعد پہلا کام جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے کیا۔ وہ مرکز کے قیام کے لئے جد و جہد تھی۔ کیونکہ بوجہ مومنانہ فراست اور تقدیر اُمم کے جاننے کے آپ بخوبی سمجھتے ہیں۔ کہ مرکز کے بغیر وہ عظیم الشان کام جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ممکن نہیں کہ ہم اسے سر انجام دے سکیں۔ کیونکہ مرکز کے بغیر اس کام کی انجام دہی کے لئے سازگار ماحول پیدا کرنا ناممکن ہے۔

بعض دفعہ یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان کے بعض باشندے جو اب پاکستان میں آباد ہو چکے ہیں۔ وہ نماز و دیگر ارکانِ دین کے اس سختی سے پابند نہیں۔ جس سختی سے وہ قادیان میں ان باتوں پر کاربند تھے۔ بے شک یہ ان لوگوں کی کمزوری ہے۔ لیکن کسی حد تک ان کو معذور بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ قادیان کا وہ پاکیزہ ماحول جو انہیں ہر دم نیکی پر آمادہ کیا کرتا تھا۔ اب انہیں میسر نہیں۔ اور اتنی ہمت ان میں ہے نہیں۔ کہ خود اپنے لئے ویسا ماحول پیدا کر سکیں۔

بعض نوجوان جو سینما گانا وغیرہ ایسی چیزوں کے عادی ہیں۔ وہ کہا کرتے ہیں۔ کہ ان باتوں کا کیا نقصان ہے؟ اگر اور کوئی نقصان نہیں۔ تو کم از کم یہ نقصان ضرور ہے۔ کہ جس ماحول کی ہمیں ضرورت ہے۔ یہ باتیں اس کے منافی ہیں۔ جو احمدی تین گھنٹے روزانہ یا ہفتہ میں ایک دفعہ سینما وغیرہ پر خرچ کر دیتا ہے وہ دینی کاموں کے لئے کیسے اور کیونکر وقت نکال سکے گا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس بات پر غور کرنے سے ہر ایسے نوجوان کا دل اس تذبذب سے نجات پا جائیگا۔ جو اس بارے میں بعض نوجوانوں میں پایا جاتا ہے۔

ماحول کے اس ہمہ گیر اثر اور عظیم الشان اہمیت کے پیش نظر اکثر دفعہ مجھے یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں دور رس نتائج پیدا کرنے والی اصل اور مستقل چیز ماحول ہی ہے۔ اس کے سوا تمام چیزیں محض ثانوی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لئے نیک ماحول پیدا کرنے اور نیک ماحول میں وقت گذارنے کی ضرورت ظاہر ہے۔

ربوہ میں یوم آزادی کے سلسلے میں شاندار پروگرام

آج مورخہ ۱۴ر اگست ۱۹۴۹ء کو ربوہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یوم آزادی کے سلسلے میں شاندار پروگرام منایا گیا۔ صدر انجمن احمدیہ نے اس غرض کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر کیا تھا۔ جس کے صدر عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے اور سیکرٹری چوہدری ظہور احمد صاحب تھے۔ کمیٹی نے امداد کی خاطر چوہدری عبد الرحیم صاحب اور سید بشیر احمد شاہ صاحب (دفتر وکیل المال) کو بھی اس میں شامل کیا۔ اور جشن سے ایک روز پہلے تمام پروگرام مساجد میں اور بورڈوں پر چسپاں کر کے سنا دیا گیا۔

علی الصبح مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر نگرانی خدام میں کبڈی کا میچ ہوا۔ اور ورزشی مقابلے ہوئے۔ اور پھر یہ طے ہوا۔ کہ جب صبح کی پہلی گاڑی گذرے۔ تو خدام کے مارچ پاسٹ کا مظاہرہ کیا جائے۔ اور پاکستان زندہ باد کے نعروں سے رائفل فائر کئے جاویں۔ چنانچہ جب گاڑی آئی۔ تو سینکڑوں خدام نے جن میں انصار اللہ و اطفال بھی شامل تھے۔ پلیٹ فارم پر پریڈ اور رائفل فائر کا مظاہرہ کیا۔ بھری ہوئی گاڑی کے ہزارہا مسافر سر نکال نکال کر جماعت کے نوجوانوں کی پریڈ اور تنظیم دیکھ رہے تھے۔ اور رشک کرتے تھے۔ کہ کاش تمام مسلمانوں میں ایسی ہی تنظیم پیدا ہو جائے۔ رائفل فائر کے بعد بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اور اس میں دار الشیوخ کے بوڑھے اور معذور اصحاب کو بھی شامل کیا گیا۔ بلکہ ان کے گھروں میں بھی مٹھائی بھیجی گئی۔ چھوٹی بچیوں میں مٹھائی تقسیم کرنے میں حضرت ام داؤد صاحبہ اور محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز ہائی سکول نے قابل قدر حصہ لیا۔ اللہ تعالے انہیں جزا دے۔ اس سلسلے میں یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ یہ مٹھائی ربوہ میں سے گذرنے والی ہر ٹرین کے گارڈ، ٹکٹ انسپکٹر صاحبان اور انجن ڈرائیوروں کو بھی دی گئی۔ اور ان اصحاب نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اور نہایت ممنون ہوئے۔ شیرینی کی تقسیم کا انتظام چوہدری عبد الرحیم صاحب اور اطفال کے مربی صاحبان کے سپرد تھا۔

عصر کی نماز کے بعد مسجد کے صحن میں جلسہ ہوا۔ جس کے صدر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ ربوہ تھے۔ اس جلسہ میں عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے۔ شیخ عبد القادر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے تقاریر فرمائیں۔ تقاریر میں اس امر پر خاص طور پر زور دیا گیا۔ کہ پاکستان کے قیام میں جماعت احمدیہ کا نمایاں طور پر حصہ ہے۔ اور جماعت کے افراد اور اس کے محبوب امام نے اس سلسلے میں جو خدمات انجام دی ہیں۔ انہیں کبھی نہیں بھلایا جا سکتا۔ اختر صاحب حکیم فضل الرحمٰن صاحب اور مولانا شمس صاحب نے مختلف نقطہ ہائے نگاہ سے ثابت کیا۔ کہ پاکستان کی ترقی اور اس کی بہبودی اسی لائحہ عمل سے وابستہ ہے۔ جس پر آج جماعت احمدیہ گامزن ہے۔ مغرب کی نماز کے بعد چراغاں کیا گیا چراغاں کا یہ نظارہ بہت دلکش تھا۔ تمام عمارات پر اور لوگوں کے گھروں کی چھتوں پر گیس لیمپ اور لالٹینیں آویزاں تھیں۔ اور یہ روشنیاں میلوں سے دکھائی دیتی تھیں۔ چنیوٹ سے بیسیوں اصحاب یہ جشن دیکھنے کے لئے ربوہ میں آئے ہوئے تھے۔ اور ہر طرف ایک عجیب رونق کا عالم تھا۔ غرضیکہ یوم آزادی کا پروگرام خدا تعالے کے فضل سے ہر طرح سے کامیاب رہا۔ رات کو گاڑی جب ربوہ سے گذری۔ تو کئی مسافروں نے تعجب سے دریافت کیا۔ کہ کیا یہ شہر اس قدر وسیع ہو گیا ہے۔ کہ میلوں تک اس کی روشنی دکھائی دیتی ہے۔ چراغاں کے منتظم چوہدری ظہور احمد صاحب اور سید بشیر احمد شاہ صاحب تھے۔ اگلے روز صبح جشن مبارکباد کی تاریں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ۔ گورنر صاحب بہادر مغربی پنجاب اور وزیر اعظم پاکستان کے نام ارسال کی گئیں۔ (نامہ نگار)

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور

۱۷ اگست ۱۹۴۹ء

دو اہم باتیں

پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۹ء کو اپنی زندگی کے تیسرے سال میں داخل ہو گیا ہے۔ ملک و قوم کے مقتدر راہنماؤں کی تقریروں اور بیانوں اخبارات کے مقالوں اور عوام کے خوشی کے شادیانوں سے یہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس طفل شیر خوار کے گزشتہ دو سال بخیر و خوبی بسر ہوئے ہیں۔ اور اوائل کے جو خدشے ہوتے ہیں اس کے باوجود وہ اپنی صحت قائم رکھنے میں کامیاب ہوا ہے۔ اور آئندہ کے لئے بھی توقع پیدا ہو گئی ہے۔ کہ انشاء اللہ یہ ہونہار بچہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتا ہوا اس عروج پر پہونچ جائے گا۔ جو اقوام عالم میں اس کے لئے ایک ممتاز اور قابل افتخار مقام بنانے کے لئے ضروری ہے۔

بے شک یہ نہایت خوشی کا موقعہ ہے۔ اور جس قدر بھی ہم خوشیاں منائیں بجا ہے۔ مگر جہاں یہ انتہائی خوشیاں منانے کا موقعہ ہے۔ وہاں یہ سوچ اور فکر کا بھی موقعہ ہے۔ ہم مسلمان ہیں اور ہم کو علم ہے کہ اسلام جہاں خوشیاں منانے کی اجازت دیتا ہے۔ وہیں وہ ہمیں ایسے مواقع پر عقل اور دور اندیشی سوچ اور فکر کی تلقین بھی کرتا ہے۔ اسلام ہمیں خوشیاں منانے میں بھی اندھا دھند اپنے آپکو نفس امارہ کے قبضہ میں دے دینے سے روکتا ہے۔ اور ہمیں سکھاتا ہے کہ جذبات کی رَو میں بہ کر ہمیں اپنے مقصد حیات کو نہیں بھول جانا چاہیئے۔ بلکہ ہمارا خوشیاں منانے کا انداز ایسا ہونا چاہیئے۔ جو اس مقصد عظیم کی تکمیل اور تعمیر میں ممد و معاون ہو۔ ہماری مسرتوں کا پیمانہ اتنا لبریز نہیں ہو جانا چاہیئے۔ کہ ہم اپنی زندگی کا رس نچوڑ کر زمین پر گرا دیں۔ بلکہ اسکو اس طرح لبالب کرنا چاہیئے کہ وہ ہماری زندگی کی افزائش کا ذریعہ بنے۔ اور ہماری آئندہ ترقی کے لئے بنیاد کا کام دے۔

اگر سوچا جائے تو اسلام درحقیقت جذبات کے صحیح استعمال ہی کا نام ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے جو طریقے ان کا صحیح استعمال کرنے کے لئے بتائے ہیں۔ تجربہ اور مشاہدہ سے وہی بہترین ثابت ہوتے ہیں۔ اب دیکھ لیجئے کہ مسلمانوں کی عیدیں جو نماز ہی سے شروع ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کے سامنے حاضر ہو کر اس کا شکریہ ادا کریں۔ اور اقرار کریں کہ ہم اس کی نعمتوں کو جو اس نے ہمیں عطا کی ہیں ضائع نہیں کریں گے بلکہ ان کا بہترین استعمال کریں گے۔ اور ان کا بہترین استعمال وہ ہے جو ہمارے مقصد حیات کے لئے ممد و معاون ثابت ہو نہ کہ وہ جو ہمیں شاہراہ سے ہٹا کر دور پھینک دے۔ یا سالوں پیچھے ڈال دے۔

جس طرح عیدیں مسلمانوں کے قومی خوشی کے دن ہیں ہمیں اپنی آزادی کے دن کی خوشیاں بھی عیدین کے نمونہ پر ہی منانا چاہئیں۔ عیدیں دراصل ہمارے طرب و مسرت کے جذبات کی راہنمائی کے لئے بطور نمونہ عطا کی گئی ہیں۔ اور ان کو منانے کے طریقے اسی لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ کہ جب ہمیں خوشی اور مسرت کا موقعہ ملے۔ جیسے کہ یوم آزادی ہے۔ یا دین کی فتح کا دن ہے۔ تو ہمیں چاہیئے کہ ان کو اس طرح منائیں جس طرح ہم عیدین مناتے ہیں۔ یعنی جس طرح عیدیں منانے کے طریقے سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کردار سے ثابت ہوتے ہیں۔

ہمیں اس بات کی نہایت خوشی ہے کہ مسلمانوں نے جہاں تک ہماری نگاہ نے دیکھا ہے آزادی کا دن تقریباً اسی طریقے سے منایا جا رہا ہے جو اس کا حق ہے اور جہاں تک ہمیں علم ہے مسلمانوں نے ان بے اعتدالیوں سے پرہیز برتا ہے۔ جو غیر مسلم اقوام کا ہی طرہ امتیاز ہے۔ جتنی بھی تقریبات اس ضمن میں سرکاری طور پر یا نجی طور پر منعقد ہوئی ہیں۔ ان میں اعتدال کے پہلو کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اور اگر کچھ بے اعتدالی ہوئی بھی ہے۔ تو ہمیں اسکو اس خیال سے نظر انداز کر دینا چاہیئے کہ جس طرح ایک فرد قوم اپنے بچپن میں بعض حرکات سے خاصکر عید کے دن معذور سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح ایک قوم جس نے ابھی اپنی زندگی کے تیسرے سال میں قدم رکھا ہے۔ چونکہ اسپر بھی بچہ کا ہی حکم لگایا جائے گا۔ اس لئے اس لحاظ سے وہ بھی قابل مواخذہ نہیں سمجھی جا سکتی۔ اس کے باوجود ہم نے دیکھا ہے۔ کہ لاہور میں یوم آزادی بہت حد تک اسلامی متانت اسلامی شان سے منایا گیا ہے۔ اور یہ بات واقعی قابل داد ہے۔

یہ امر تو ظاہریت سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلامی عیدوں کا ظاہری پہلو بھی نہایت پاکیزہ اور دلآویز ہوتا ہے لیکن اس پاکیزہ ظاہریت کا کوئی فائدہ نہیں اگر جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ اگر یہ پاکیزگی اور دلآویزی ہمارے حقیقی مقصد حیات کی ممد و معاون اس نئی سکیم کی معاون نہ ہو۔ جو اسلام کے پیش نظر ہے۔ جس طرح ایک فرد کی زندگی اپنے ارتقائی منازل طے کرتی ہے۔ اسی طرح ایک قوم کی زندگی بھی روز بروز ترقی پذیر ہونی چاہیئے۔ اور جو مواقع ہم کو سوچ اور فکر کے لئے ملتے ہیں۔ ان کو آئندہ ارتقائی منزل کے سنوارنے کے لئے اور اسکو اپنی گزشتہ غلطیوں سے محفوظ کرنے کے ارادوں میں صرف کرنا بھی ضروری ہے۔

ظاہر ہے کہ پاکستان ابھی بالکل بچہ ہے اور اسپر "کے آمدی و کے پیر شدی" کی مثال چسپاں ہوتی ہے۔ جو کچھ ہم نے اس کے استحکام کے متعلق اب تک کیا ہے۔ اور جو کچھ اس کا وقار ہم اقوام عالم میں قائم کر سکے ہیں وہ واقعی قابل تعریف ہے لیکن ہمیں دوسری طرف یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے کہ کتنی بڑی بڑی کمیاں ابھی باقی ہیں جن کو پورا کرنا ہے۔ اسکو بے گزند جوانی کے زمانہ تک پہونچانے کے لئے کیا کیا کرنا ضروری ہے۔ ہم ہر ایک تفصیل میں تو یہاں نہیں جا سکتے۔ یہ ایک قوم کی قوم کی جوانی کا سوال ہے۔ ایک فرد کے بچپن کو جوانی تک لے جانا جب کٹھن ہے تو ظاہر ہے کہ ایک بڑی قوم کو اس منزل تک بخیر و خوبی پہنچانا کس قدر کٹھن ہو سکتا ہے۔ اور کتنے پیچ در پیچ معاملات ہیں جن کا ہمیں سامنا کرنا ہے۔ اور یہ بھی ایک فطری صداقت ہے۔ کہ جو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ وہ بتدریج ہی ہو سکتا۔ جس طرح ایک بچہ زقند لگا کر اپنی حیات کے معیاری عہد کو نہیں پہونچ سکتا۔ اسی طرح ایک قوم بھی ایک زقند لگا کر عروج کو حاصل نہیں کر سکتی۔ ایسی صورت میں ضرور ہے کہ ہم آہستہ آہستہ سوچ سوچ کر قدم اٹھائیں اور سوائے ان ضروری باتوں کے جو پاکستان کی بیرونی اور اندرونی حفاظت کے لئے ضروری ہیں۔ اور اس کی عام صحت کے نقطۂ نظر سے فوری توجہ کی مستحق ہیں ہمیں چاہیئے کہ بعض ان باتوں کو جو پاکستان کی ہستی کے قیام اور اس کی بہبودی کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کی طرف سب سے پہلے توجہ مبذول کریں۔

بے شک ایک ملک و قوم کے سامنے ہزارہا مشکل مسائل حل طلب ہوتے ہیں۔ اور پاکستان کے سامنے تو معمولی حالات سے بھی زیادہ پیچیدہ اور مشکل سوالات ہیں جن کو حل کرنا ضروری ہے۔ لیکن ہم یہاں مختصراً صرف دو بنیادی باتوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں پہلی بات تو یہ ہے کہ پاکستان کا وجود تمام مسلمانوں کی متحدہ کوشش کا نتیجہ ہے۔ قائداعظم مرحوم نے جو سب سے شاندار کام سرانجام دیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے مختلف عناصر کو جمع کر کے ایک ایسی مقتدر اور مؤثر جماعت منظم کر دی کہ مخالفین کو متحدہ طاقت کے سامنے مجبوراً جھکنا پڑا ایسا چاہیئے کہ اس اتحاد و یکجہتی کو برقرار رکھیں اور اس میں کسی قسم کی رخنہ اندازی نہ ہونے دیں۔ جس اتحادی طاقت نے پاکستان کو وجود میں لانے کا کارنامہ سرانجام دیا ہے وہی طاقت اس کے آئندہ قیام و استحکام کی بھی ضامن ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ یہ اتحاد کسی خاص صورت میں رہے بلکہ صورت خواہ کوئی بھی ہو اس کا قائم رہنا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے جو لوگ محض ذاتیات کی بنا پر الگ الگ ٹکڑیاں بنانا چاہیں۔ ان کی کسی صورت میں بھی ہمت افزائی نہیں ہونی چاہیئے۔ دوسری بات جو پاکستان کی آئندہ بہبودی کے لحاظ سے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ قومی بچوں کی تعلیم و تربیت ہے۔ ایک مسلمان کا بچہ خواہ وہ مسلمان امیر ہو یا غریب قومی امانت ہے۔ اور قوم ہی کا فرض ہے۔ کہ قوم کے ہر بچہ کی تعلیم و تربیت ایسی ہو کہ وہ بڑا ہو کر ملک کا ایک کار آمد اور قابل فخر شہری بنے۔ زندہ قومیں اپنے بچوں کی تربیت پر بہت زیادہ توجہ دیتی ہیں۔ اس لئے پاکستانی حکومت کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

مکرم نواب عبد اللہ خان صاحب کی علالت

کل سے عزیزی عبد اللہ خان کو بخار زیادہ تھا۔ رات سے کھانسی بھی اور بخار بھی زیادہ تیز ہو گیا۔ پسلی میں درد سے پھیپھڑوں پر اثر ہے۔ بیماری میں اس بیماری کے پیدا ہونے سے سخت تشویش ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ مبارکہ بیگم رتن باغ ۱۶ اگست

رتن باغ میں چراغاں

کل مورخہ ۱۴/۸/۴۹ کو جشن آزادی کے تعلق میں رتن باغ اور جودھامل بلڈنگ ہر دو پر پاکستان کے جھنڈے لہرائے گئے۔ اور رات کے وقت چراغاں بھی کیا گیا۔

مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۵/۸/۴۹

دفتر روزنامہ الفضل پر بھی پاکستانی جھنڈا لہرایا گیا۔

درخواستہائے دعا

(۱) چوہدری کرامت اللہ صاحب ایک عرصہ سے بعارضہ بخار و ضعف قلب بیمار ہیں۔ اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ خاکسار محمد عبد اللہ اعجاز

(۲) میرے والد صاحب عرصہ چار ماہ سے ٹائیفائڈ میں مبتلا ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ اظہر احمد پسر ملک بہادر خان چک نمبر ۱۰۱ جنوبی سرگودھا۔

کیا موجودہ کمزوری کے بعد پھر بھی طاقت کا زمانہ آئے گا؟

کیا یہ خوف کے دن کبھی پھر بھی امن سے بدلیں گے؟

ان سوالوں کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہاموں میں ملے گا

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور

گذشتہ فسادات کے نتیجہ میں جو بھاری زلزلہ ملک میں آیا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کو بھی (سوائے ایک نہایت قلیل اور محصور حصہ کے) اپنے مرکز قادیان سے نکلنا پڑا ہے۔ اس کی وجہ سے غیر از جماعت لوگ تو حسب عادت اعتراض اور طعن کا رنگ اختیار کر رہے ہیں۔ اور ان کا یہ رویہ قدیم الٰہی سنت کے مطابق ہے۔ جو ہمیشہ سے خدائی جماعتوں کے ساتھ چلی آئی ہے۔ لیکن خود جماعت کا ایک کمزور حصہ بھی اس قسم کے شکوک میں مبتلا ہو رہا ہے۔ کہ کیا موجودہ قیامت خیز حالات کے بعد پھر بھی کبھی قادیان کی بحالی ہوگی۔ اور کیا جماعت کی موجودہ کمزوری اور انتشار کی حالت کے بعد پھر بھی کبھی طاقت کا زمانہ آئے گا۔ اور کیا موجودہ خوف کے دن پھر بھی کبھی امن کے ایام کو جگہ دیں گے:

یہ اور اس قسم کے دوسرے سوالات جماعت کے ایک قلیل حصہ کو جو خدائی سنت کی پوری واقفیت نہیں رکھتا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کے مطالعہ کرنے کا بھی عادی نہیں۔ وقتاً فوقتاً پریشان کرتے رہتے ہیں۔ اور بعض اوقات متعدی امراض کی طرح مضبوط حصہ کی پریشانی کا موجب بھی بن جاتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ اس مضبوط حصہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہاموں اور خدائی بشارتوں پر یقین نہیں بلکہ اس لئے کہ مطالعہ کی کمی کی وجہ سے یا غور کی عادت نہ ہونے کی بناء پر انہیں ان الہاموں کا علم نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس بارہ میں ہو چکے ہیں اور جن پر سچے مومنوں کی جماعت کامل یقین رکھتی۔ اور انہیں خدائے علیم و قدیر کا اٹل وعدہ سمجھتی ہے۔

ایسے لوگوں کے لئے ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات مختصر ترجمہ اور تشریح کے ساتھ پیش کئے جاتے ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہمارے دوست نہ صرف ان الہاموں کا مطالعہ کریں گے۔ بلکہ غور و خوض سے ساتھ مزید بشارتوں کا علم حاصل کرنے کی بھی کوشش کریں گے۔ اور اپنے آپ کو ایمان و عرفان کی ایسی مضبوط چٹان بنائیں گے۔ جس کے ساتھ جو شخص بھی ٹکراتا ہے۔ وہ پاش پاش ہو جاتا ہے۔ اور وہ جس شخص پر بھی گرتی ہے۔ اسے ریزہ ریزہ کر کے چھوڑتی ہے۔ یقیناً ایمان کو وہ طاقت حاصل ہے جو فلک بوس پہاڑوں کو توڑ سکتی ہے۔ اور اتھاہ پانیوں کو کاٹ سکتی ہے۔ اور لق و دق جنگلوں کو ایک قدم واحد میں عبور کر سکتی ہے۔ اور ہوا کی نہ نظر آنے والی فضاؤں کو اپنی تیز رفتاری کے ساتھ اس طرح طے کر سکتی ہے۔ جس طرح نور کی کرنیں اندھیرے کی چادریوں کو پھاڑ کر نکل جاتی ہیں۔ مگر کتنے ہیں جنہیں یہ ایمان حاصل ہوتا ہے۔ ثلّة من الاولین وقلیل من الاٰخرین۔ بہر حال میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صرف ایک الہام پیش کرتا ہوں۔ ہمارے دوست اس الہام کے الفاظ پر غور کریں۔ اور دیکھیں کہ کس لطیف انداز میں اور کس شان کے ساتھ آنے والے خطرات اور پھر ان خطرات سے جماعت کے طریق نجات کا ذکر کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ:۔

نردّ الیک الکرّة الثانیة
و نبدّ لنّک من بعد خوفک
امناً۔ و قالوا انّٰی لک ھذا۔
قل ھو اللہ عجیب۔ ولا
تیئس من روح اللہ۔ انظر
الی یوسف واقبالہ۔ قدجاء
وقت الفتح والفتح اقرب
یخرّون علی المساجد ربنا
اغفر لنا انا کنّا خاطئین۔

"یعنی ہم تجھے (ایک درمیانی کمزوری کے بعد) پھر دوبارہ غلبہ عطا کریں گے۔ اور تیری خوف کی حالت کو پھر امن کی حالت سے بدل دیں گے۔ اور (اس درمیانی کمزوری کے زمانہ میں) لوگ حیران ہو ہو کر پوچھیں گے۔ کہ یہ غلبہ تجھے (یعنی دوسری بار) کس طرح حاصل ہوگا۔ تو ایسے لوگوں سے کہدے کہ میرا خدا عجیب و غریب قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ اپنی قدرت نمائی سے یہ سارا تغیر پیدا کریگا۔ اور اے مرد مومن تو خدا کی رحمت اور نصرت سے کسی حال میں بھی مایوس مت ہو یوسف کی طرف دیکھ کہ وہ کس طرح (ایک ویران اور تاریک کنوئیں کے گڑھے سے اٹھ کر) بلند ترین اقبال کو پہنچا۔ ہاں ہاں دیکھ کہ فتح کا وقت آ رہا ہے۔ بلکہ فتح قریب ہے۔ اس وقت جبکہ یہ مقدر فتح آئیگی شک کرنے والے لوگ اپنی سجدہ گاہوں میں گریں گے۔ اور نادم ہو کر خدا سے عرض کریں گے کہ اے ہمارے آقا ہمیں معاف فرما ہم بے شک غلطی پر تھے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام کسی تبصرہ کا محتاج نہیں۔ اور یقیناً وہ وقت آنے والا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی کہ خدا تعالیٰ اپنی عظیم الشان قدرتوں کے ساتھ جماعت کو پھر دوبارہ غلبہ عطا کرے گا۔ اور ان کی خوف کی حالت کو امن کی حالت سے بدل دے گا۔ اور یقیناً اس وقت وہ لوگ۔ جو آج اپنے ایمان کی کمزوری کی وجہ سے شکوک میں مبتلا ہو کر پوچھتے ہیں۔ کہ یہ وقت کس طرح آئے گا۔ اور جماعت کی کمزوری کا دور کس طرح پھر دوبارہ طاقت اور غلبہ کے دور میں بدلیگا۔ وہ اپنی غلطی کا اقرار کر کے خدا کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے گریں گے۔ اور اس بات پر ایمان لائینگے کہ حق وہی تھا جو خدا نے بتایا اور یہ کہ ہمارے خدا کی عجیب و غریب قدرتوں کے مقابلہ پر کوئی بات بھی انہونی نہیں۔

ہاں ہاں پھر دوبارہ دیکھیں اور غور کرو کہ کس طرح اس مختصر سے الہام میں جو اوپر درج کیا گیا ہے۔ اس درمیانی ابتلاء اور اس کے بعد کے غلبہ کا نقشہ کھینچکر رکھ دیا گیا ہے۔ گویا مصورِ قدرت کے دستِ ازل نے اس تصویر کی ہر نوک پلک پہلے سے اس طرح تیار کر رکھی ہے۔ کہ تصویر کے مختصر ہونے کے باوجود اس کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا نقش بھی باہر نہیں رہ گیا۔ چنانچہ:۔

(۱) سب سے پہلے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نردّ الیک الکرّة الثانیة۔ یعنی ہم تیری درمیانی کمزوری کے بعد تجھے پھر دوبارہ غلبہ عطا کریں گے۔ اس عبارت میں جو "دوبارہ غلبہ" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ ان میں یہ صریح اشارہ مقصود ہے۔ کہ یہ دوبارہ آنے والا غلبہ ایک درمیانی کمزوری کے بعد آئے گا۔ کیونکہ جب تک کوئی درمیانی زمانہ کمزوری کا زمانہ نہ ہو "دوبارہ غلبہ" کے الفاظ کوئی معنے نہیں رکھتے۔ اور اس طرح اس مختصر سے فقرہ میں موجودہ کمزوری اور انتشار کے زمانہ کی طرف بھی اشارہ کر دیا گیا ہے۔ یعنی پہلے ایک درمیانی زمانہ کمزوری اور انتشار کا آئے گا۔ اور اس کے بعد پھر دوسرے غلبہ کا دور شروع ہوگا۔

(۲) اس کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نبدّ لنّک من بعد خوفک امنا۔ یعنی ہم تیرے خوف کے زمانہ کو پھر امن کے زمانہ سے بدل دیں گے۔ ان الفاظ میں اوپر والے الہام کی تشریح کے علاوہ اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ یہ درمیانی کمزوری کا زمانہ جماعت کے لئے خوف کا زمانہ ہوگا جس میں اسے کئی قسم کے اندرونی اور بیرونی خوفوں اور خطروں سے دو چار ہونا پڑے گا۔ مگر یہ کہ بالآخر خدا اس خوف کی حالت کو امن کی حالت سے بدل دے گا۔ اور "امن" کے لفظ میں یہ اشارہ بھی کیا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اپنے غلبہ کے زمانہ میں بھی ظلم کا طریق اختیار نہیں کریگی۔ بلکہ اندرونی امن کی حامل ہونے کے ساتھ ساتھ بیرونی امن کی بھی علمبردار ہوگی۔

(۳) اس کے بعد خدا تعالیٰ نے کس لطیف پیرایہ میں وقالوا انّٰی لک ھذا کے الفاظ کہہ کر موجودہ زمانہ کے کمزور ایمان لوگوں کا نقشہ کھینچکر بتایا ہے کہ یہ لوگ اس درمیانی کمزوری کو دیکھ کر سمجھیں گے کہ بس اب یہ سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ اور گویا اس کی شان اور ترقی کا زمانہ اس کی اٹھتی ہوئی جوانی کے ساتھ ہی اسے خیرباد کہہ گیا ہے۔ یہ لوگ کہیں گے کہ قادیان کی بحالی اور جماعت کا دوبارہ غلبہ ایک امر موہوم ہے۔ اور تعجب یا استہزاء کے رنگ میں سوال کریں گے۔ کہ اس کمزوری اور انتشار کے بعد جماعت کو دوبارہ غلبہ کس طرح حاصل ہوگا؟ اللہ اللہ اس زمانہ کے کمزور ایمان لوگوں کا کیسا صاف اور واضح نقشہ کھینچکر رکھ دیا گیا ہے۔

(۴) مگر اس تعجب اور استہزاء کے جواب میں خدائے علیم و قدیر کس جلال کے انداز میں فرماتا ہے قل ھو اللہ عجیب یعنی تم جماعت احمدیہ کے دوبارہ غلبہ کے متعلق تعجب کرتے ہو مگر اے آنکھ کے اندھو کیا تم اس بات کو بھول گئے ہو کہ خدا تعالیٰ خود تمام عجائبات کا مجموعہ ہے۔ کیا وہ جو تیرے

ہست میں لا سکتا ہے۔ اور عدم کو وجود میں منتقل کر سکتا ہے۔ وہ ہاں وہی عجیب و غریب قدرتوں کا مالک خدا اس بات پر قادر نہیں ہو سکتا۔ کہ بظاہر ایک کمزور جماعت کو مضبوطی اور غلبہ عطا کر دے؟ افسوس افسوس ما قدروا اللہ حق قدرہٖ۔

(۵) پھر محبت اور تنبیہ کے ملے جلے انداز میں فرماتا ہے کہ لا تیئسُوا من روح اللہ۔ انظروا الی یوسف و اقبالہ۔ یعنی کیا تم خدا کے اس ازلی قانون کو بھول گئے ہو۔ کہ اس کے بندے مایوسی کا شکار نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ وہ بظاہر انتہائی مایوسی کے حالات میں بھی خدا کی رحمت و قدرت پر بھروسہ کر کے امید سے بھرپور رہتے ہیں۔ تو پھر اے کمزور ایمانو تم کیوں خدا کے وعدہ پر شک کرتے اور اس کی رحمت سے مایوس ہوتے ہو؟ خبردار خبردار خدا کی رحمت سے جو عموماً مصائب کے گرجتے ہوئے بادلوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھا کرتی ہے۔ ہرگز ناامید مت ہو۔ اور پھر کیسی لطیف مثال دیکر سمجھاتا ہے۔ کہ یوسفؑ کی طرف دیکھو کہ وہ اپنے بھائیوں کی سازش سے کس طرح ایک ویران اور تاریک کنوئیں کی تہ میں گر کر گویا ہمیشہ کے لئے ختم سمجھا گیا تھا۔ مگر خدا نے اسے اس گری ہوئی حالت سے اٹھا کر اقبال و عروج کے کس بلند مینار تک پہنچا دیا۔ تو کیا یہ خدا تمہیں دوبارہ اٹھانے پر قادر نہیں ہو سکتا؟

(۶) اس کے بعد فرماتا ہے۔ کہ قد جاء وقت الفتح والفتح اقرب۔ یعنی ایک مقدر زمانہ کے بعد فتح کا وقت آ جائیگا۔ بلکہ فتح قریب ہے۔ مگر افسوس کہ اکثر لوگ غور کا مادہ نہیں رکھتے۔ اور نہ درمیانی زمانہ کو صبر کے ساتھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

(۷) بالآخر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب مقدر فتح کا وقت آئے گا۔ تو یخرّون علی المساجد ربنا اغفر لنا انا کنا خاطئین۔ یعنی اس وقت یہ شک کرنے والے لوگ جو ان مصائب کے ایام میں سمجھتے ہوں گے کہ بس اب سب کچھ ختم ہو گیا۔ اور اب اس کمزوری اور انتشار کے بعد جماعت احمدیہ دوبارہ غلبہ نہیں پا سکتی ہاں یہی شک کرنے والے لوگ یعنی ان میں سے جن کے لئے ہدایت مقدر ہے۔ فتح اور غلبہ کے وقت میں شرم و ندامت کے ساتھ سر جھکائے ہوئے آگے آئیں گے۔ اور کہیں گے کہ خدایا ہم کمزوری کے عالم میں مایوس ہو کر اور تیرے وعدوں کو بھلا کر ٹھوکر کھا گئے۔ تو ہماری اس غلطی کو معاف فرما اور ہم خطا کاروں کو پھر اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے۔ اس وقت وہی کچھ ہو گا۔ جو خدا نے ازل سے مقدر کر رکھا ہے۔ ولا یعلمہا الا المسترشدون

اب دیکھو کہ یہ کس قدر کامل و مکمل تصویر ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے شروع سے ہی اپنے دستِ ازل سے کھینچ کر ہمارے سامنے رکھی ہوئی ہے۔ اور گویا آغاز سے لیکر انجام تک کا ہر نقش ایک جیتی جاگتی مورت کی صورت میں دنیا کے سامنے نصب کر دیا ہے۔ مگر کمزور انسان ہاں نابینا اور خشک انسان یہ تو مانتا ہے۔ کہ خدا نے درمیانی کمزوری کے کے متعلق اپنا وعدہ پورا کیا۔ مگر اس کمزوری کے بعد آنے والے غلبہ کے متعلق یہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ ہمارا قادر مطلق خدا اس رحمت کے نشان کو بھی پورا کر سکتا ہے۔ میں پھر کہوں گا۔ کہ ما قدروا اللہ حق قدرہٖ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم

حاصلِ مطلب

میرا مضمون تو ختم ہو چکا ہے۔ لیکن ہر مضمون کا ایک حاصلِ مطلب ہوا کرتا ہے۔ جو سمجھدار لوگ تو خود بخود مضمون کے مطالعہ سے اخذ کر لیا کرتے ہیں۔ مگر عامۃ الناس کو علیحدہ نوٹ کر کے سمجھانا پڑتا ہے۔ سو میں بھی اس جگہ عام لوگوں کی سہولت کے لئے اس مضمون کا حاصلِ مطلب درج کئے دیتا ہوں۔ یہ حاصلِ مطلب دو مختصر فقروں میں آ جاتا ہے:-

(اول) اس مضمون کا پہلا نکتہ اور پہلا سبق یہ ہے۔ کہ دنیا کو یہ معلوم ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے اپنا یہ الہام شائع کیا تھا کہ میری جماعت ایک وقت تک ترقی اور مضبوطی کے رستہ پر چلتی چلی جائے گی۔ اور لوگ اس کے غلبہ کو محسوس کریں گے۔ مگر پھر اچانک ایک ایسا حادثہ پیش آئے گا۔ جس کے نتیجہ میں سمجھا جائیگا کہ گویا یہ جماعت ترقی کے دور میں داخل ہونے کے بعد پھر کمزوری اور انتشار کے دور میں مبتلا ہو گئی ہے۔ اور اسے کئی قسم کے خوف اور خطرات پیش آئیں گے۔ لیکن اس کے بعد خدا تعالیٰ جلدی ہی دوبارہ امن و غلبہ کا دور لے آئیگا۔ اور ایسے رنگ میں لائے گا کہ لوگوں کے لئے حیرت کا موجب ہو گا۔ پس میرے اس مضمون کا پہلا مقصد یہ ہے۔ کہ تا دنیا کو بتایا جائے۔ کہ جو بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے بتائی تھی۔ اس کا ایک حصہ پورا ہو چکا ہے۔ اور اب دنیا کو اس کے دوسرے حصہ کے پورا ہونے کا انتظار کرنا چاہیئے۔ اور جب خدا کے فضل سے دوسرا حصہ پورا ہو گا۔ تو تمام دنیا اس پر گواہ بن جائیگی۔ اور لوگوں کے پاس خدا کے حضور الٰہی سلسلہ کی دعوت کو رد کرنے کا کوئی عذر باقی نہیں رہیگا۔

(دوم) اس مضمون کا دوسرا نکتہ اور دوسرا مقصد یہ ہے۔ کہ تا جماعت کے کمزور حصہ کو ہوشیار اور بیدار کیا جائے۔ کہ ہمارے خدا نے پہلے سے بتا رکھا تھا۔ کہ ایک وقت ایسا آئیگا۔ کہ کمزور ایمان لوگ جماعت کی ترقی اور بحالی کے متعلق شکوک میں مبتلا ہونے لگیں گے۔ اور قرآنی محاورہ کے مطابق خیال کرنے لگ جائیں گے کہ ما وعدنا اللہ ورسولہ الا غرورا۔ لیکن خدا پھر اپنی فوجوں کے ساتھ آئے گا۔ اور اپنی فوق العادت قدرت کے ساتھ جماعت کو سنبھال کر پھر ترقی اور غلبہ کے رستہ پر ڈال دیگا۔ اور اس وقت یہ شک کرنے والے لوگ نادم ہو کر سجدہ میں گریں گے۔ اور اپنی غلطی کا اقرار کرتے ہوئے کہیں گے۔ کہ انا کنا خاطئین۔ پس میرا دوسرا مقصد یہ ہے۔ کہ اے ہمارے اندھیرے میں ڈگمگاتے ہوئے بھائیو۔ بعد میں نادم ہو کر سجدہ کرنے کی بجائے ابھی سے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرو۔ کہ گر کر سنبھلنے والے کی نسبت ہمیشہ سنبھلے رہنے والا انسان بہرحال بہتر ہوتا ہے۔ اور پھر اس بات کی بھی کیا ضمانت ہے۔ کہ تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو گے۔ جو گرنے کے بعد پھر سنبھلنے کی توفیق نہیں پاتے۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے اور ہماری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے۔ وما علینا الا البلاغ۔

خاکسار مرزا بشیر احمدؐ آف قادیان حال رتن باغ لاہور

آئندہ انتخابات کے متعلق

ایک ضروری اعلان

جیسا کہ اخبارات سے احباب کو علم ہو چکا ہو گا کہ مجلس قانون ساز (اسمبلی) کے لئے عنقریب انتخابات ہونے والے ہیں۔ گذشتہ انتخابات اور ما بعد کے تلخ تجربات سے احباب کو علم ہو چکا ہو گا کہ ان انتخابات میں افراد کی رائے کی کیا قیمت ہے۔ ایک رائے پر فتح و شکست کا دارومدار ہوتا ہے۔ اور ایک رائے کے کھونے سے بالکل ممکن ہے کہ ایسی پارٹی کے ہاتھ میں صوبہ کا نظم و نسق آ جائے۔ جو لوگوں کے لئے رحمت کا باعث ہونے کی بجائے ان کی تباہی کا باعث بن جائے۔ پس جو لوگ فہرستوں کی تیاری کے وقت اس بات کا اہتمام نہیں رکھتے کہ رائے دہندگی کے قابل تمام افراد مرد و زن کے نام درج فہرست ہو جائیں اور جو اسبارہ میں سہل انگاری اور غفلت سے کام لیتے ہیں۔ وہ دراصل اس مقدس حق کو جو اللہ تعالیٰ نے لائق اور قابل ارباب سیاست کے بارے میں ان کے سپرد کیا ہے اسے ضائع کرتے ہیں۔ بلکہ ایک بہت ہی گرانقدر امانت میں بہت بڑی خیانت کا ارتکاب ہوتے ہیں۔ اپنی رائے ضائع کرنے والا اسی قدر مجرم ہے۔ جس طرح کہ وہ شخص مجرم ہے جو اس رائے کو نااہلوں کے حق میں استعمال کرتا ہے۔ درحقیقت دونوں شخص خائن ہیں۔ وہ بھی جو اپنی حق رائے دہندگی کو ضائع کرتا ہے۔ اور وہ بھی جو اس حق کو محض کسی ادنیٰ لالچ میں آ کر نالائق شخص کے حق میں دیتا ہے یہ دونوں خائن اور مجرم ہیں۔ اس لئے کہ وہ ایک ادنیٰ اور عارضی فائدہ کے لئے اپنے وطن اور اہل وطن سے غداری کرتا ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ الٰہی غضب کی چکی میں گھن کے ساتھ دانے بھی پس جاتے ہیں اور سارا ملک تباہ ہو جاتا ہے۔ پاکستان کے قیام اور مضبوطی کے لئے اس کے ہر فرد پر فرض ہے کہ وہ ہوشیاری اور دیانتداری سے اپنی حق رائے دہندگی کو نہ ضائع ہونے دے اور نہ اس کا برا استعمال کرے۔ بلکہ اسے برمحل استعمال کرے

جماعت احمدیہ اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہدۂ جلیلہ اور منصب مقدس (یحی الدین ویقیم الشریعۃ) کے پیش نظر مدعی ہے کہ اس کے ذریعہ سے دین اسلام کا احیاء ہو گا۔ اور شریعت اسلامیہ کو دوبارہ قائم کیا جائے گا۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ انتخاب کے بارے میں ہر قدم پر اسلامی احکام کا پابند ہو۔ پہلا قدم یہ ہے کہ جہاں بھی وہ ہے اپنا نام فہرست میں درج کرانے میں پوری کوشش کرے اور اگر کسی جگہ اس کے لئے روک پیدا ہو تو حکام متعلقہ اور امیران و صدران جماعت کی فوری امداد حاصل کرے۔ اسی طرح مقامی کارکنان جماعت کا فرض ہے کہ وہ اسبارہ میں پوری پوری نگرانی کریں۔ اور آخری قدم یہ ہے کہ اپنی حق رائے دہندگی کو مقامی جماعت کے مشورہ کے ساتھ اسے برمحل استعمال کرے یہ نہ ہو کہ نالائق لوگوں کے مال و دولت کے لالچ میں یا ظاہری آب و تاب۔ یا رعب و داب سے مبہوت و مرعوب ہو کر اس قیمتی شے کو بے محل استعمال کرے۔ یہ ایک نصیحت ہے جو میں ابھی سے تمام احباب کو کرتا ہوں۔ ہمارے تمام کام اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی اور رضا کی ناطر ہونے چاہئیں۔ وبہٖ کلّ التوفیق۔

(ناظر امور عامہ)

دعائے نعم البدل

میرا پوتا عزیزم نسیم احمدؐ ایک لمبا عرصہ بیمار رہ کر مورخہ ۱۶/۸/۵۱ کو اپنے مولائے حقیقی کی طرف رحلت کر گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ متعلقین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمادے

(رسالدار احمد خان مرزا چکوال)

قلب یورپ (سوئٹزرلینڈ) میں تبلیغ اسلام

نو مسلمین کی تربیت - جرمنی ترجمہ قرآن کریم پر نظر ثانی - ایک صاحب کا قبول اسلام

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔ اے۔ انچارج احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ)

کہتے ہیں تثلیث کے اہل دانش الوداع

پھر رہے ہیں چشمۂ توحید پر ازجاں نثار

ان ممالک میں جو شخص اپنے ماحول کے ہر قسم کے اثرات کو خیر باد کہہ کر اسلام قبول کرتا ہے۔ وہ اپنے دل و دماغ پر ایک انقلاب وارد کرتا ہے۔ ایسا عظیم الشان انقلاب کہ جس کا تصور ہم بوجہ ان حالات کی تفاصیل سے ناواقف ہونے کے کر ہی نہیں سکتے۔ جن حالات کے گرد و پیش میں ایک شخص کی زندگی یہاں گذرتی ہے۔ اسلام میں داخل ہونے کے ساتھ وہ ایک زبردست مہم کا آغاز کرتا ہے۔ یعنی تربیت کے مراحل کا طے کرنا۔ یہ کام جتنا اہم ہے۔ اس سے زیادہ مشکل ہے۔ لیکن اس کے بغیر چارہ بھی نہیں۔ صرف مسلمان کہلانے والوں کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اسلام کی تعلیم کو اچھی طرح جاننے والے، اس پر عمل پیرا ہونے والے۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس کی صداقت کا قائل کرانے کی اہلیت رکھنے والوں کی ضرورت ہے۔ بالخصوص ابتداء میں تو تربیتی پہلو پر زور دیئے بغیر تبلیغ کرنا مقصد سے بہت دور لے جانے کا باعث بن سکتا ہے۔

تربیت

اس غرض کو پورا کرنے کے لئے سوئٹزرلینڈ میں قرآن کریم کی ایک کلاس کا اجراء کیا گیا ہے۔ احمدی افراد جلد جلد ایسے اسباق کے لئے جمع نہیں ہو سکتے۔ لیکن ماہ جولائی میں بوجہ رمضان المبارک ہونے کے تعلیم القرآن پر زیادہ زور دیا گیا اور تین مواقع پر اس کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ احمدی احباب نے شوق سے تفسیر القرآن کے نوٹ لئے اور پورے ذوق کے ساتھ درس القرآن میں شامل ہوئے۔ علاوہ ازیں جمعہ کے ایام میں جب کہ بعض افراد نماز میں شامل ہو سکتے ہیں۔ رمضان کی اہمیت لیلۃ القدر۔ اور نماز کی اہمیت پر خطبات دیئے گئے۔ ایک موقعہ پر مقامی تبلیغی امور پر احباب سے مشورہ بھی کیا گیا۔ اور اس کے مطابق عمل ہوا۔

اشاعت

سوائے انگلستان کے مشن کے یورپ کے سب مشن لٹریچر کے فقدان کے باعث بہت نادار ہیں اور یہ امر تبلیغ میں ایک زبردست روک بن رہا ہے ہمارے ذرائع تاحال اتنے وسیع نہیں کہ ہم مختلف زبانوں میں ضروری لٹریچر شائع کر سکیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ صحیح تبلیغ اس کے بغیر ہو سکتی ہے ماہ جولائی میں یہاں ایک چھوٹی سی کتاب کے چھپوانے کے لئے انتظامات کئے گئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر مشتمل ہے۔ یہ سیدنا حضرت امیر المومنین کی ایک تقریر ہے۔ جس کا جرمن ترجمہ وسط اگست تک شائع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ خدا تعالیٰ اس حقیر کوشش میں برکت دے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو غلط فہمیاں ان لوگوں میں پھیلائی گئی ہیں۔ ان کا ازالہ ہو سکے۔ آمین۔

جرمن ترجمہ قرآن کریم

یورپ کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ۱۹۴۵ء میں کرائے گئے تھے۔ لیکن تاحال ان کے شائع ہونے کا انتظام نہیں کیا جا سکا۔ اس سلسلہ میں سب سے ضروری قدم یہ ہے۔ کہ تراجم پر نظر ثانی کی جائے۔ اور عربی متن کے ساتھ مقابلہ کیا جائے کیونکہ بغیر اس کے ترجمہ نقائص سے خالی نہیں جرمن ترجمہ پر نظر ثانی کا کام پچھلے سال شروع کیا گیا تھا۔ اور اس سال فروری تک سورہ المائدہ تک نظر ثانی کی گئی۔ اس کے بعد بقیہ حصہ پر برادرم عبد اللہ کیولینے زبان کے لحاظ سے ترجمہ پر نظر کی۔ اور خاکسار اب عربی کے ساتھ مقابلہ کر رہا ہے۔ ماہ جولائی میں بیشتر حصہ کا کام ختم ہوا۔ اور امید ہے کہ چند ہفتوں تک یہ کام مکمل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ اس کے بعد ایک آخری نظر کے بعد کام کا یہ مرحلہ پایہ تکمیل تک پہنچ سکے گا۔ خدا تعالیٰ اگلا قدم جلد اٹھانے کی توفیق دے۔ تاہم اسے شائع کر سکیں۔

عید الفطر

مورخہ ۲۸ جولائی کو عید الفطر کی تقریب منائی گئی نماز کے لئے سب مقامی احمدی احباب جمع ہوئے۔ اس کے علاوہ بعض دوسرے مسلمان احباب کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ خطبہ میں اسلام کی آئندہ ترقی پر مشتمل اخبار کا ذکر کیا۔ اور احمدی افراد کو ان کی عظیم الشان ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس ملک میں اسلام کی جڑیں مضبوط کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیوں کی اہمیت واضح کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ شام کے وقت مخلص احمدی احباب نے ایک جگہ مل کر کھانا کھایا۔ خدا تعالیٰ ہماری آئندہ عیدوں کو کامیاب تر بنائے اور اسلام کی فتح کے دن کی صورت میں حقیقی عید کی خوشی عطا فرمائے۔ آمین

متفرق

نئی بیعت:۔ خدا کے فضل سے ایک صاحب نے بیعت کی۔ ان کا نام HERR AUGUST BADER ہے۔ اور اسلامی نام "بشیر" رکھا گیا احباب ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز یہ کہ خدا تعالیٰ انہیں بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین

ملاقاتیں:۔ ایک خاتون قرآن کریم کا ایک نسخہ حاصل کرنے کے لئے آئیں۔ ان سے عورت کے درجہ، تعلیم القرآن تناسخ وغیرہ امور پر گفتگو ہوئی۔ اور ایک جرمن نسخہ قرآن کریم کا مطالعہ کے لئے دیا۔ ایک نوجوان طالب علم سے مسئلہ تقدیر پر مفصل گفتگو ہوئی۔ انہیں کچھ لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا۔ ایک صاحب کو "اسلامی اصول کی فلاسفی" (فرانسیسی ترجمہ) مطالعہ کیلئے بھجوائی۔

نماز جنازہ

دو افسوسناک وفاتوں کی خبر موصول ہوئی۔ برادرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب مبلغ انگلستان کے والد محترم چوہدری حاکم خان صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے۔ علاوہ ازیں نواب محمد الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر کی وفات جن کا وجود بہت ہی فرشتہ سیرت تھا۔ ان دونوں بزرگوں کے لئے جنازہ غائب کی نماز مورخہ ۲۲ جولائی کو ادا کی گئی۔ خدا تعالیٰ انہیں جوار عاطفت میں جگہ دے۔ اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

آئندہ تبلیغی میٹنگ

آئندہ میٹنگ مورخہ ۱۶ اگست کو ہو گی جب کہ اسلام میں عورت کے درجہ پر تقریر کی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔ احباب سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج لاہور میں بھجوائیے

۱۔ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

۲۔ کالج کے ہوسٹل میں رہنے والے طلبہ پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ نمازوں کے بعد قرآن کریم بخاری شریف اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس بھی ہوتے ہیں۔ نیز طلبہ میں ہر رنگ کی تربیت کا خاص اہتمام ہے۔

۳۔ اخراجات دوسرے کالجوں کی نسبت بہت کم ہیں۔

۴۔ سٹاف طلبہ کی انفرادی بہبودی میں ذاتی دلچسپی لیتا ہے۔

۵۔ یہ آپ کا قومی ادارہ ہے۔ اور اسے کامیاب بنانا ہر احمدی کا فرض ہے۔

حضرت امیر المومنین کی طرف سے مندرجہ ذیل اعلان گذشتہ سال الفضل میں شائع ہوا تھا۔

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے۔ اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پرواہ نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ ساتھ ملتی جائے"۔ (خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی۔

(الفضل ۳ ستمبر ۱۹۴۸ء)

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنے امام کے ارشاد پر خود بھی عمل پیرا ہو۔ اور اسے دوسروں تک بھی پہنچائے۔

ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی (نان میڈیکل) بی۔ اے۔ بی۔ ایس۔ سی۔ ایم۔ اے اردو (عربی۔ اکنامکس پولیٹیکل سائنس) اور ایم۔ ایس۔ سی۔ کیمسٹری کا داخلہ ۹ ستمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ اور اس کے بعد دس دن تک رہے گا۔ مزید کوائف کے لئے دفتر کالج سے پراسپکٹس طلب فرمائیں۔ (قائمقام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

رائفل شوٹنگ کے مقابلہ میں احمدی نوجوانوں کی کامیابی

کل یوم استقلال کے موقعہ پر یہاں پر رائفل شوٹنگ کا مقابلہ ہوا جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے مندرجہ ذیل احمدی نوجوانوں نے نمایاں حصہ لیا۔ سرٹیفکیٹ اور کپ حاصل کئے۔ یہ انعامات ضلع کے ڈپٹی کمشنر نے ان کو عطا کئے۔

قریشی مطیع اللہ صاحب۔ آف قادیان	سیکنڈ
شیخ سعادت علی ابن شیخ ارشد علی صاحب وکیل انبالہ	تھرڈ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعا اور صدقہ

۱۔ ۲۴ وفا ۱۳۲۸ ہش کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز المصلح الموعود کی صحت کیلئے بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ ترگڑی میں دعا کی گئی۔ اور جماعت نے مبلغ چالیس روپے اکٹھے کئے جس سے بکرا خرید کر غرباء میں صدقہ تقسیم کیا گیا۔ (مبارک احمد ناصر واقف زندگی)

۲۔ ۲۸ وفا ۱۳۲۸ ہش صبح کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازی عمر کے لئے اجتماعی طور پر دعا کی گئی نیز ایک دنبہ صدقہ کے طور پر ذبح کیا گیا اور گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ جلد عطا فرمائے۔

(چوہدری احمد حسین قائد مجلس خدام الاحمدیہ نوکھر تحصیل ...)

۲۹ رمضان المبارک کی دفتر اول کے پندرھویں سال کی دوسری فہرست

تحریک جدید کے دفتر اول کے پندرھویں سال کی دوسری قسط شائع کرتے ہوئے یہ نوٹ دینا مناسب ہے کہ ایک دوست نے اپنی پندرھویں سال کی رقم -/۲۵۰ روپے ارسال کرتے ہوئے لکھا کہ آپ کا خط مطالعہ کرنے سے معاً تحریک پیدا ہوتی کہ کیوں نہ یہ وعدہ وقت کے اندر یعنی ابھی ادا کر دیا جائے میں خود دو ماہ سے صاحب فراش ہوں۔ بستر سے اٹھا اور رمضان گزار رہا ہوں۔ آپ میرا نام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش کریں۔ اور حضور سے درخواست کریں کہ میں خود بیمار ہوں۔ کاروبار بند پڑا ہے کوئی آمدن نہیں۔ میری اہلیہ بھی ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی ہے۔ چندہ تو دینے سے۔ مجھے قلبی تکلیف محسوس ہوتی ہے — ایک خاتون جو اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں کرتی انہوں نے لکھا کہ میں نے گذشتہ خط میں -/۶۵ روپے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن میں اب اس پر -/۳۵ روپے کا اضافہ کر کے ایک سو روپیہ کا چیک بھیج رہی ہوں۔ چیک کیش کرانے میں اگر کوئی تکلیف ہو تو چیک واپس کر دیں۔ پھر میں نقد روپیہ ارسال کر دوں گی۔ اس وقت میرے پاس روپیہ نہیں ہے۔ نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرنے کے لئے چیک دے رہی ہوں۔ میرا چندہ چونکہ تھوڑا ہے۔ مجھے اپنی سہیلیوں سے شرم آتی ہے دعا یہ ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ ہر سال میں زیادہ کرتی جاؤں گی۔ تحریک جدید کے مجاہدوں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ سال میں سے فراں مہینہ جا رہا ہے۔ اب آخری وقت میں ہر مجاہد کوشش کرے کہ اس کا وعدہ جلد سے جلد پورا ہو جائے۔ کیونکہ وقت ختم ہونے کے قریب آگیا۔ معتد بہ حصہ احباب کا ایسا ہے۔ جن کے وعدے قابل ادا ہیں۔ انہیں خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے فہرست حسب ذیل ہے

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

نام	رقم
ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب پنشنر منٹگمری	-/۴۶
سید محمود شاہ صاحب "	-/۱۵
شیخ رحیم بخش صاحب اوکاڑہ	-/۶۵
" محمد شریف صاحب "	-/۵۰
" رحمت اللہ صاحب "	-/۱۵
میاں روشن الدین صاحب فدگر "	۲۵/۴
" خوشی محمد صاحب " "	-/۶
قریشی جان محمد صاحب "	-/۱۰
چوہدری ظفر علی صاحب چنڈھر "	۲۵/۸
شیخ محمد یعقوب صاحب	۷/۴
چوہدری غلام احمد خاں صاحب پاکپٹن	-/۵۹
" عبدالرحمٰن صاحب عزیز چک ۵۶/۳۰۷	-/۳۶
رشیدہ بیگم صاحبہ ہیڈ معلمہ "	۲۶/۸
اہلیہ اول چوہدری نور الدین صاحب حوم چک ۶/۱۱۰	-/۲۶
" دوم " " " "	-/۲۲
چوہدری شیر محمد صاحب "	۱۱/۴
" باغ الدین صاحب چک ۳۰/۱۱۰	-/۶۸
" الہ دتہ صاحب المعروف بینجر "	-/۱۲

نام	رقم
حکیم محمد نواب خان صاحب "	/لعہ
محمد خان صاحب	۸/۱
اہلیہ صاحبہ چوہدری اعظم علی صاحب	-/۱۴
چوہدری محمد علی صاحب	-/۳۰
سید حبیب الرحمٰن صاحب ہیڈ سلمانکی	-/۱۵
اہلیہ صاحبہ شیخ خلیل الرحمٰن صاحب کراچی	-/۲۷
مسٹر منیر احمد صاحب کول مرچنٹ "	-/۶۰
مولوی سید احمد علی صاحب "	-/۲۲
سیٹھ سید محمود صاحب بی مارکیٹ "	-/۳۰۰
[illegible]	۷۰
سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب کراچی	-/۲۲۵
قریشی جلال الدین صاحب "	-/۳۰۰ اضافہ
لطیف احمد صاحب طاہر "	-/۶۹
ہدایت اللہ صاحب بنگوی "	-/۲۵
میاں عبدالحق صاحب رامہ "	-/۱۲۰
محمد شریف صاحب چغتائی	-/۱۱۰
مرزا برکت علی صاحب پنشنر پشاور	۳۱/۴

نام	رقم
اہلیہ صاحبہ " " "	۱۱/۴
شیخ بہادر علی صاحب گوئی مار کراچی	-/۱۰۰
محمد شریف صاحب میرآباد " "	-/۱۳۰
ثریا طاہرہ بنت عبدالرحمٰن صاحب قنار انجھار	۱۰/۰
چوہدری محمد حسین کوئٹہ والے "	-/۶۱
اہلیہ صاحبہ " "	-/۱۰
ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب "	۴۳/۴
کیپٹن عبداللطیف صاحب بلیرکینٹ	-/۳۷۵
نائک محمد ابراہیم صاحب "	-/۱۰
کیپٹن نصیر احمد شاہ صاحب "	۴۱۱/۴
غضنفر سلطانہ صاحبہ کراچی	۷/۴
شمیم فاطمہ مرحومہ " "	۷/۴
آمنہ بیگم اہلیہ کرامت اللہ صاحب "	-/۶۰
بچگان شیخ غلام حسین صاحب "	۲۴/۴
نصرت جہاں بیگم صاحبہ "	-/۱۰
سعیدہ بیگم صاحبہ "	۲۲/۸
مریم بیگم صاحبہ لکھنوی "	۳۰/۹
عبدالغفار صاحب حیدرآباد سندھ	-/۳۴
جمعدار محمد صادق " "	-/۴۰
سید محمود عالم صاحب روہڑی	-/۳۶
چوہدری عبدالحق صاحب فور کنڈی	-/۱۰۰
اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالحق صاحب کرنڈی	-/۵۰
سردار عبدالرحمٰن صاحب کنری سندھ	-/۷۰
مولوی عبدالباقی صاحب معہ اہلیہ "	-/۶۷
عبدالغفور صاحب کنری	-/۱۵
مرزا فتح محمد صاحب باڈہ سندھ	-/۱۶۰
اہلیہ صاحبہ " "	-/۹۱
ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ	-/۷۰
رفیع الدین احمد صاحب S.D.O نواب شاہ	-/۱۰۸
منشی روزی خاں صاحب محمود آباد اسٹیٹ	-/۱۵
ماسٹر فضل کریم صاحب محمود آباد اسٹیٹ	-/۳۰
محمد اسمٰعیل صاحب دوکاندار احمد آباد "	۱۵/۸
چوہدری فضل احمد صاحب محمد آباد اسٹیٹ	-/۳۴
منشی برکت اللہ صاحب "	-/۲۰

عہدہ داران مال توجہ فرمائیں

نظارت بیت المال کی طرف سے تمام انجمن ہائے احمدیہ کو رسید بکیں۔ رجسٹرات روزنامچہ و کھاتہ مہیا کئے جاتے ہیں اور عہدہ داران مال کے فرائض میں سے یہ بات ہے کہ وہ تمام حسابات اور رجسٹرات کو تا تاریخ ہر وقت مکمل رکھیں، اور مہینہ کے آخر میں جماعت کا امیر یا صدر ان حسابات کے معائنہ کے بعد اپنے دستخط ثبت کرے اور پھر مقامی آڈیٹر بھی تمام حسابات کی پورے طور پر پڑتال کرکے اگر کوئی نقص معلوم کرے تو اسکی اصلاح کی طرف عہدہ داران کو تحریری توجہ دلائے۔

انسپکٹران بیت المال کی طرف سے جو رپورٹیں مرکز میں آتی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض جماعتوں کے عہدادران سستی سے کام لیتے ہیں مثلاً بعض اوقات رجسٹر روزنامچہ کی تکمیل مہینہ کے بعد اکٹھی کی جاتی ہے۔ بعض کھاتہ کو مکمل نہیں رکھتے۔ اور امراء اور صدر صاحبان نیز مقامی آڈیٹر عموماً حسابات کی پڑتال ماہوار نہیں کرتے۔ امید ہے آئندہ یہ عہدادران لازمی طور پر ان سب امور کا خیال رکھیں گے (نظارت بیت المال)

دعائے مغفرت: خاکسار کے بڑے بھائی میاں اللہ دتہ صاحب ساکن مہدی پور تحصیل نارووال مورخہ ۱۹ ۴۹ کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ صحابی تھے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں (خاکسار محمد حسین)

نام	رقم
ڈاکٹر حاجی خان صاحب میرپور خاص سندھ	-/۱۴۰
اہلیہ صاحبہ ماسٹر عبدالقیوم صاحب بلوچستان	-/۲۰
منشی علی صاحب فورٹ سنڈیمن	-/۲۰

پاکستان کے طول و عرض میں یوم استقلال کی شاندار تقریب

پاکستانی افواج کی پریڈ۔ چراغاں۔ اور جلسے

کراچی

کراچی ۱۴ اگست گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے آج صبح ایک نہایت بارعب پریڈ میں پاکستان کی دوسری سالگرہ کا جشن مناتے ہوئے پاکستان افواج سے سلامی لی۔

بجلیوں ہزار سے زائد پاکستان کی مسلح فوجوں نے جو ... کو ... بلند ... کئے: گاڑیں۔ گن بردار، بمبار، طیارہ شکن توپیں اور دیگر متحرک دستے ایک میل سے زیادہ طویل قطار میں گورنر جنرل کے سامنے سے گذرتے رہے پریڈ کی شان اور رنگینی میں نئے بلوچ رجمنٹ اور ... پنجاب رجمنٹ کے پائپ بینڈ اپنے روح پرور ترانوں سے اور بھی زیادہ اضافہ کرتے اور دیکھنے والوں میں ایک وجدانی کیفیت پیدا کرتے رہے۔ پریڈ کا مشاہدہ کرنے والے معزز مہمانوں میں وزیر اعظم اور وزیر دفاع مسٹر لیاقت علی۔ بیگم لیاقت علی۔ حکومت پاکستان کے وزراء غیر ملکی سفراء اور دیگر معززین شامل تھے۔

لاہور

آج صبح لاہور میں عدیم النظیر فوجی پریڈ ہوئی جدید جنگی مشینری اور ٹیکنیکل جنگی سامان کا بہت بڑا مظاہرہ کیا گیا۔

آج آٹھ بجے صبح گورنمنٹ ہاؤس پر گورنر کی سلامی کے بعد پاکستانی افواج۔ نیشنل گارڈ۔ بورڈر پولیس بحری اور فضائی افواج کے دستوں اور قریباً ایک درجن فوجی بینڈوں کے زبردست مظاہروں نے اس صوبہ کی تاریخ میں فوجی مظاہروں کا بہترین دن پیش کیا۔ آج علی الصباح گورنر مغربی پنجاب ہز ایکسی لینسی سردار عبدالرب نشتر بادشاہی مسجد میں نماز فجر کے لئے تشریف لائے یہاں مسلمانان لاہور کی ایک بڑی تعداد نے آپ کے ہمراہ نماز سجدہ شکرانہ ادا کیا اور قرآن خوانی میں حصہ لیا۔ یہاں سے آپ شاہی قلعہ کے دروازے پر پہنچے۔ جہاں آپ نے پاکستان کا پرچم لہرانے کی رسم ادا کی۔ اس موقعہ پر مسلمانوں کے ایک جم غفیر نے پاکستان پائندہ باد اور بانی پاکستان قائد اعظم زندہ باد کے نعرے لگائے۔ عین چھ بجے شاہی قلعہ اور لاہور چھاؤنی سے ۲۱-۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔

پرچم کشائی کی رسم ادا کرنے کے بعد پروگرام کے مطابق ہز ایکسی لینسی گورنمنٹ ہاؤس واپس پہنچ گئے۔ اس کے بعد سات بجکر ۵ منٹ پر ہز ایکسی لینسی نے گورنمنٹ ہاؤس کے لاہور چھاؤنی کے گیٹ پر پاکستانی پرچم لہرانے کی رسم ادا کی۔ لاہور شہر کی تمام پرانی عمارتوں۔ پبلک دفاتر تجارتی اداروں بڑی بڑی کوٹھیوں۔ سینماؤں۔ شہری مکانوں۔ ریلوے سٹیشن۔ اسمبلی ہال۔ گورنمنٹ ... تمام ... کو ... اور ... چراغاں کیا گیا۔ اور دلہن کی طرح سجایا گیا۔ قرآن خوانی کی گئی۔ شکرانہ کے نوافل پڑھے گئے۔ دن بھر خیراتیں تقسیم ہوتی رہیں۔ غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ مساکین میں کپڑا تقسیم کیا گیا۔ راہگیروں کے لئے پانی کی سبیلیں اور خیمے نصب کئے گئے

گورنر جنرل کی تقریر

کراچی ۱۴ اگست۔ گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے آج یوم آزادی کی صبح کو ریڈیو پاکستان سے قوم کے نام ایک پیغام نشر کرتے ہوئے اس امر پر مسرت و اطمینان کا اظہار فرمایا کہ پاکستان کے باشندے اس عہد پر جس کا قرارداد مقاصد کے ذریعہ اعادہ کیا جا چکا ہے مضبوطی سے قائم رہے کہ پاکستان میں تمام شہری قطع نظر اسکے کہ وہ مسلمان طبقہ اکثریت سے یا غیر مسلم طبقہ اقلیت سے تعلق رکھتے ہوں امن و امان کی زندگی بسر کریں گے۔

وزیر اعظم پاکستان کی تقریر

کراچی ۱۴ اگست۔ آج شام کو پاکستان کی آزادی کی سالگرہ کے موقع پر دو لاکھ انسانوں کے عظیم الشان جلسہ میں جو پاکستان مسلم لیگ کے صدر چوہدری خلیق الزمان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخاں نے فرمایا کہ ہندوستان اور پاکستان کے مابین خوشگوار تعلقات تنازعہ کشمیر حل ہونے کے بعد ہی قائم ہو سکتے ہیں ہم ہندوستان کو کشمیر پر بزور شمشیر کسی حالت میں بھی قابض نہیں ہونے دیں گے

خارجہ مسائل کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے فرمایا کہ پاکستان ہمیشہ دوسرے ممالک بالخصوص اسلامی ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا رہا ہے۔

اس وقت صورت حال یہ ہے کہ پاکستان تمام اسلامی ممالک سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کے سلسلہ میں روس کے سوا دنیا کے تمام بڑے ملکوں سے روابط استوار کر چکا ہے۔ روس سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کی راہ میں بڑی مشکل کراچی میں رہائشی مکانات اور عمارات کی قلت رہی ہے تاہم روس سے بھی قریب ترین مستقبل میں سفارتی تعلقات قائم ہو جائیں گے

شام کے کرنل حسنی زعیم اور وزیر اعظم محسن برزئی کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا

دمشق ۱۴ اگست۔ آج علی الصبح شام کے صدر کرنل حسنی زعیم اور وزیر اعظم محسن برزئی کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ کرنل سامی حناوی نے ملک کی زمام حکومت اپنے ہاتھ میں سنبھالی ہے۔ اور وہ عنقریب ملکی نظم و نسق کسی شہری لیڈر کے حوالہ کر دیں گے۔

مذکورہ بالا واقعات ایک جوابی بغاوت کا نتیجہ ہیں جس کی قیادت کرنل حسنی زعیم کے ایک سابق افسر سامی نے کی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آج صبح تین بجے باغی تین بکتربند گاڑیوں میں حسنی زعیم کی جائے رہائش پر پہنچے۔ اور انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا۔ ایک اعلیٰ فوجی افسر جائے رہائش میں داخل ہو گیا۔ اور حسنی زعیم کے باڈی گارڈوں کو گولیوں کا نشانہ بنا کر حسنی زعیم کو باہر لے آیا۔ بالکل ایسی ہی کاروائی وزیر اعظم محسن برزئی کی جائے رہائش پر ہوئی۔ کرنل سامی نے فوراً ایک جنگی کونسل قائم کی جس نے حسنی زعیم اور محسن برزئی کو موت کی سزا دی۔ اور انہیں دمشق کے قریب مزہ کے قلعہ میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا

آج کرنل سامی حناوی کے دستخطوں سے کئی ایک اعلانات جاری کئے گئے۔ جن میں نئے انقلاب کی وجوہات بتائی گئیں۔ ان اعلانات میں کہا گیا۔ کہ سابق صدر حسنی زعیم نے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کیا۔ عوام کا روپیہ ضائع کیا۔ قوانین کی مٹی پلید کی۔ اور عوام کی بنیادی آزادیوں کو محدود کر دیا۔ ان حالات میں شامی فوج نے ملک کو ایک ظالم سے نجات دلانے کا فیصلہ کیا۔ لیکن وہ محض عارضی طور پر اقتدار سنبھال رہی ہے۔ اور وہ بعد ازاں اسے دیانتدار اور وفادار سیاسی لیڈروں کو منتقل کر دے گی۔

آج کے اعلانات میں مظاہروں کو ممنوع قرار دے دیا گیا۔ اور سرکاری حکام کو متنبہ کیا گیا کہ وہ خود اپنی ذمہ داریاں نہ سنبھالیں۔

لندن میں استعجاب اور عرب دنیا میں سنسنی

لندن ۱۴ اگست:۔ فیلڈ مارشل حسنی زعیم اور ان کے وزیر اعظم محسن برزئی کی موت کی اطلاع لندن میں تعجب کے ساتھ سنی گئی۔ یہاں کسی کو معلوم نہ تھا کہ شام میں گڑبڑ ہونے والی ہے۔ لندن میں شامی لیگشن کو انتقال اقتدار کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ لیکن زعیم کے قتل کی اطلاع کی تصدیق دفتر خارجہ میں ہو گئی ہے۔ جن افسروں نے ان کو ہلاک کیا ہے۔ ان کے شائع کئے ہوئے دونوں اعلانوں کے متن دمشق میں برطانوی لیگشن نے ارسال کئے ہیں ... کے قاہرہ کے نامہ نگار کے بقول سارے مشرق وسطیٰ میں کرنل زعیم کے قتل سے سنسنی پھیل گئی۔ خبروں پر مکمل سنسر شپ لگا دیا گیا ہے اور دمشق باقی دنیا سے الگ ہو گیا ہے۔ سلسلہ مواصلات بالکل بند ہیں اور مکمل امن و امان قائم ہونے تک بند رہیں گے (رائٹر)

کشمیر کو غصب کرنے کی مہم سے ہاتھ اٹھا لو

قلات کے ہندوؤں کا مسٹر نہرو کو تار

کوئٹہ ۱۶ اگست۔ ریاست قلات کی ہندو پنچایت نے پنڈت نہرو کو ایک تار دیا ہے جس میں ان پر زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ ریاست جموں و کشمیر کو غصب کرنے کی مہم سے ہاتھ کھینچ لیں کیونکہ کشمیر و جموں پاکستان کا جزو لاینفک ہے۔ تار میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ غیر جانبدار استصواب رائے میں پاکستان کے حق میں فیصلہ ہو گا۔ اور بالآخر کشمیر پاکستان میں شمولیت اختیار کرے گا۔ (اسٹار)

کوئٹہ میں خواتین نے یوم آزادی منایا

کوئٹہ ۱۶ اگست:۔ ایک "میلہ" ترتیب دے کر اور گرل گائیڈ کی ایک پریڈ کا انتظام کر کے خواتین یوم آزادی منایا۔ بیگم اکبر خان نے گورنمنٹ زنانہ اسکول میں مقامی گرل گائیڈ کے دستے کی سلامی لی اور پاکستانی پرچم لہرایا۔ بعد میں انہوں نے "میلہ" کا افتتاح کیا۔ اسکول کی لڑکیوں نے ایک ڈرامہ بھی کھیلا۔ (اسٹار)

ڈھاکہ میں جشن آزادی

ڈھاکہ ۱۶ اگست:۔ اگرچہ ڈھاکہ میں آج صبح ۲۴ گھنٹے مسلسل بارش ہوتی رہی۔ لیکن ریس کورس پھر بھی ایک لاکھ اشخاص مارچ پاسٹ دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے۔ یہ مارچ پاسٹ ملٹری۔ پولیس پاکستان نیشنل گارڈ نے کی۔ سلامی صوبے کے گورنر نے لی۔

لندن میں پاکستان کا یوم آزادی۔ ۳ ہزار مسلمانوں کا اجتماع

لندن ۱۶ اگست:۔ پاکستان کا یوم آزادی منانے کے لئے ... تین ہزار پاکستانی لندن میں پاکستان کے نئے ہیڈ کوارٹر میں جمع ہوئے۔ یہ ہائی کمشنر اور بیگم رحمت اللہ کے مہمان تھے۔

یہ گلاسکو۔ لیورپول۔ ایڈنبرگ۔ ساؤتھ فیلڈ۔ برمنگھم۔ کارڈف اور دوسرے علاقوں سے آئے ہوئے پاکستانی تھے مسٹر رحمت اللہ نے اپنے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ برطانیہ میں پاکستانیوں نے صوبائی مراکز میں یوم آزادی کے جلسے منعقد کئے۔ ان میں سے سب سے بڑا جلسہ برمنگھم میں ہوا۔ جہاں بہت سے مسلمان قرب و جوار میں رہتے ہیں۔ یہاں مقامی مسلم لیگ نے ڈاکٹر آل احمد کی زیر صدارت برسلی اسٹریٹ اسکول میں ایک بڑی ریلی منعقد کی۔ (اسٹار)